بسم اللہ

اور

اس کی برکات

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
بانی و شیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یوکے

at-tazkiyah

تفصیلات

کتاب کا نام	:	بسم اللہ اور اس کی برکات
افادات	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
تاریخِ	:	رمضانُ المبارک ۱۴۱۰ھ، مطابق مارچ ۱۹۹۰ء
مقامِ	:	مسجدِ تبوک (پرانی مسجدِ عمر)، لیسٹر، یوکے
تقریب	:	درسِ قرآنی
تاریخِ اشاعت	:	ذوالحجّہ ۱۴۳۹ھ۔ مطابق ۲۰۱۸ء
ناشر	:	دارالتزکیہ، لیسٹر، یوکے
ای میل	:	publications@at-tazkiyah.com
ویب سائٹ	:	www.at-tazkiyah.com

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

فہرست

پیش لفظ ۵

بسم اللہ اور اس کی برکات ۷

تلاوت سے پہلے تعوّذ اور بسملہ ۷

بسملہ قرآن کا جزء ہے یا نہیں؟ ۸

حرفِ باء کے معانی ۹

باء کے نیچے زیر انکساری کی طرف اشارہ کررہا ہے ۱۰

اللہ تعالیٰ کے نام ۱۰

اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ۱۱

الرّحمٰن اور الرّحیم میں فرق ۱۲

اللہ کے سوا کسی اور کو الرّحمٰن وغیرہ کہنا جائز نہیں ۱۳

اللہ کے ذاتی نام کے بعد مرتبہ الرّحمٰن نام کا ہے ۱۳

بسملہ میں ان تین ناموں کو ذکر کرنے کی حکمت ۱۴

آخرت کی بھرپور اور کامل کامیابی ۱۶

بِسمِ اللہ الرَّحمٰن الرحیم کا پیغام ۱۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پورے قرآن کا خلاصہ ۱۸

ہر کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ ۲۰

بِسْمِ اللّٰہ، شیطان سے حفاظت ۲۲

بسم اللّٰہ کی برکت سے نیک اولاد ۲۲

بِسْمِ اللّٰہ، شریر جنّات سے پردہ ۲۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم شفا بھی ہے ۲۳

بِسْمِ اللّٰہ، جہنّم کے فرشتوں سے حفاظت کا سامان ۲۴
ایک عجیب واقعہ ۲۴
بِسْمِ اللّٰہ کی برکت سے مغفرت ۲۶
بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ۲۶

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱۴۰۴ھ مطابق ۱۹۸۴ء میں ڈاکٹر عمر صاحب (حال مقیم زامبیا) نے امریکہ سے مرحوم یعقوب بھائی قاضی صاحب کی وساطت سے دارالعلوم بری پر رمضانُ المبارک کے لئے ایک تقاضا بھیجا کہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو بیس (۲۰) رکعات تراویح بغیر سامع کے پڑھا سکتا ہو، اردو اور انگریزی کے ساتھ عربی میں بھی کسی قدر گفتگو کرسکتا ہو اور انگریزی و اردو میں بیان بھی کرسکتا ہو، یہ ناچیز اس وقت ہدایہ کے سال میں تھا، استاذِ مکرّم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم نے بندے کو حکم فرمایا اور اس طرح کسی بیرون ملک تراویح اور دین کی باتیں بیان کرنے کے لئے جانے کی کسی قسم کے استحقاق کے بغیر سعادت نصیب ہوئی، فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت والا دامت برکاتہم کے حسنِ ظن کی لاج رکھ لی اور تراویح کے علاوہ روزانہ فجر اور عصر کے بعد اور ہر ہفتے جمعہ سے پہلے حاضرین کے سامنے دین کی باتیں عرض کرنے کا موقع نصیب ہوا اور وہاں کے احباب جن میں اکثر فلسطینی اور کچھ سعودی، یمنی، ایرانی، پاکستانی، بنگلادیشی اور ہندوستانی تھے، بہت ذوق شوق سے جڑتے رہے، میرے اکابر اور والدین کی دعا کی برکات سے الحمد للہ، یہ سلسلہ چونتیس (۳۴) سال سے اب تک چل رہا ہے اور رمضانُ المبارک میں کہیں نہ کہیں دین کی باتیں کہنے کا معمول رہتا ہے (بجز ان سالوں کے جن میں ماہِ رمضان حرمین شریفین میں گزرا)، فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃ، اللہ کریں کہ یہ سلسلہ قبولیت کے ساتھ موت تک جاری رہے۔ (آمین)

۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹۸۹ء میں مرحوم ڈاکٹر محمد شفیع نگدی صاحب کی دعوت پر بندے کا پہلی مرتبہ رمضانُ المبارک میں اخیری پندرہ (۱۵) دن کے لئے باربے ڈوس (Barbados) جانا

طے ہوا، شروع کے پندرہ (۱۵) دن اپنے شہر لیسٹر میں والدین کے پاس گزارنے کا ارادہ کرلیا، مسجدِ تبوک (جواب مسجدِ عمر کہلاتی ہے) کے اس وقت کے روحِ رواں، مرحوم محمد بھائی سیدات صاحب کے اصرار پر بندے کے پندرہ (۱۵) دن مسجدِ تبوک میں نمازِ عصر کے بعد درسِ قرآن کے لئے طے ہو گئے۔

پندرہ (۱۵) دن میں تعوّذ اور بسملہ پر کچھ گفتگو کے بعد پوری سورۂ فاتحہ کا درس ہوا، الحمد للہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا یعقوب سارودی صاحب دامت برکاتہم بھی روزانہ دروس میں شریک رہے اور ان کی دعائیں اور توجّہات شاملِ حال رہیں، محمد بھائی نے بڑی محبت سے ان کی ریکارڈنگ بھی کی، ان میں سے ایک درس بسملہ کے عنوان پر کچھ دوستوں نے محنت کر کے تحریری شکل میں تیار کر لیا، اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور اس کتابچے کو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ تعلّق کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین)

عزیزم مولوی احمد زادہ اللہ علماً وشرفاً نے مدینہ منوّرہ کے قیام کے موقع پر انگلینڈ سے میسج (message) بھیجا کہ اگر روضے میں بیٹھ کر تو اس درس کے لئے بطورِ پیش لفظ کے چند سطور تحریر کر دے تو بہت اچھا ہوگا کہ مدینہ منوّرہ کی برکات بھی شامل ہو جائیں گی۔ مغرب کی نماز کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کی مسجدِ نبوی میں اوّابین اور دیگر معمولات سے فراغت پر بیٹھے ہوئے ان کی یہ بات یاد آ گئی تو جلدی جلدی چند سطریں تحریر کر دیں، اب عشاء کی اذان کا وقت ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ (آمین بحرمۃ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

محمد سلیم دھورات عفا اللہ عنہ

مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۷ ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ، مطابق ۴ جنوری ۲۰۱۸ء

بسم اللہ اور اس کی برکات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ،أَمَّا بَعْدُ:

تلاوت سے پہلے تعوّذ اور بسملہ

اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ یعنی أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا سنّت ہے۔[1] اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک میں اس کا حکم فرمایا ہے:

﴿فَاِذَا قَرَأۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ﴾ (النحل:۹۸)

جب تم قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔

جب کوئی مسلمان قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے تو اسے شروع میں تعوّذ پڑھ کر شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے،اس کی برکت سے شیطان کے مکر اور شر سے حفاظت ہو جاتی ہے،تعوّذ کے بعد بسملہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا بھی سنّت ہے۔[2] تعوّذ سے بندہ شیطان کے جال میں پھنسنے سے محفوظ ہو جاتا ہے اور بسملہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جاتا ہے۔

---

[1] الإتقان في علوم القرآن:۲/ ۲۷۱

[2] إحكام القنطرة في أحكام البسملة،ص:۱۸۲

بسملہ قرآن کا جزء ہے یا نہیں؟

پورے قرآن میں کل ایک سو چودہ (۱۱۴) سورتیں ہیں، سورۂ براءت کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو لکھا جاتا ہے، حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر سورت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو تبرّکاً لکھا جاتا ہے اور وہ دو سورتوں کے درمیان فصل کا کام دیتی ہے، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سورت کا حصّہ نہیں ہے۔[1]

سورۂ نمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس خط کا تذکرہ ہے جو آپ نے بلقیس پر بھیجا تھا:

﴿اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ﴾ (النمل: ۳۱،۳۰)

وہ خط ہے سلیمان کی طرف سے، اور وہ یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، زور نہ کرو میرے مقابلے میں اور میرے پاس چلے آؤ فرماں بردار ہو کر۔

اس میں جو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے یہ بالاتّفاق سورت کا جزء ہے۔[2] اور جب سورت کا جزء ہے تو قرآن کا حصّہ ہے، لہٰذا سورۂ نمل کی آیت کے طور پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شخص بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو بطورِ ذکر پڑھنا چاہے، جیسے گھر میں داخل ہوتے ہوئے

---

[1] تفسیر النسفي: ۱/۷، معارف القرآن ادریسی: ۱/۷

[2] تفسیر ابن کثیر: ۱/۱۷۱

یا کسی اور کام کو کرنے سے پہلے، تو جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں بھی پڑھنا جائز ہے۔[۱]

حرفِ باء کے معانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع ہوتی ہے حرفِ باء سے، عربی زبان میں حرفِ باء کئی معانی (meanings) کے لئے استعمال ہوتا ہے، علماء نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی باء کے تین معانی بیان کئے ہیں:

(۱) مصاحبت؛ اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔

(۲) استعانت؛ اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے شروع کرتا ہوں۔

(۳) تبرّک؛ اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے شروع کرتا ہوں۔

اب مطلب یہ ہوا کہ میں جو کام کرنے جا رہا ہوں اسے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ یا اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے یا اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے شروع کر رہا ہوں۔[۲]

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ استعانت والا معنی راجح معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس صورت میں بندہ ابتداء ہی سے اپنے عجز کا اظہار کر رہا ہے۔[۳] گویا ہر کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر بندہ یہ اعتراف کرتا ہے کہ میں سراپا عاجز ہوں

[۱] الإختيار لتعليل المختار: ۲۲/۱، ۲۳

[۲] معارف القرآن: ۱/ ۷۵

[۳] معارف القرآن ادریسی: ۱/ ۷

اور اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہیں، میں کچھ نہیں ہوں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ ہیں، اگر کوئی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر دروازہ بند کرتا ہے، تو وہ اعلان کرتا ہے کہ اے اللہ! میں تیری مدد سے دروازہ بند کر رہا ہوں، دروازہ بند کرنا جو ایک معمولی کام ہے، یہ بھی تیری مدد کے بغیر میرے لئے ممکن نہیں ہے۔

باء کے نیچے زیر انکساری کی طرف اشارہ کر رہا ہے

پھر بسملہ باء سے شروع ہوتی ہے جس کے نیچے زیر ہے، حضرت مولانا ادریس کاندھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس میں بھی انکساری کی طرف اشارہ ہے۔[1] گویا بندے کو یہ بتلایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاکم ہے اور اسے غلبہ اور فوقیت حاصل ہے اور باء سے شروع کرنے والا محکوم ہے اور اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں ہے، آقا حاکم، بلکہ احکم الحاکمین ہے اور وہ بندے کے تمام امور کو ہر اعتبار سے کنٹرول کر رہا ہے، اور محکوم بندہ اپنے آقا کی مرضی اور مدد کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے نام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں اللہ تعالیٰ کے تین نام ہیں؛ اَللّٰہ، الرَّحْمٰن اور اَلرَّحِیْم، اللّٰہ اسمِ ذات ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام، اور اَلرَّحْمٰن اور الرَّحِیْم صفاتی نام ہیں، اللہ تعالیٰ کا ایک ذاتی نام ہے اور کئی صفاتی نام ہیں، ان کو قرآن میں اسماءِ حسنیٰ کہا گیا ہے، اللہ تعالیٰ شانُہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا﴾ (الاعراف: ۱۸۰)

---

[1] معارف القرآن ادریسی: ۱/ ۷

اور اچھے اچھے نام اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں، پس تم اسے ان ناموں کے ذریعے پکارو۔

یَارَحِیْمُ، اے رحم کرنے والے! یَا غَفُوْرُ، اے بخشنے والے! یَا خَالِقُ، اے پیدا کرنے والے! وغیرہ کہہ کر پکارا کرو، اللہ تعالیٰ کے ان صفاتی ناموں میں سے ننانوے ناموں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں بیان فرمایا ہے اور ان کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے:

اِنَّ لِلّٰہ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً، مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ[1]

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو شخص ان ناموں کو محفوظ کرلے گا وہ جنّت میں داخل ہوجائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام

عرض یہ کر رہا تھا کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں ایک ذاتی نام ہے اور باقی دو صفاتی نام ہیں، لفظِ اللہ حق تعالیٰ کا وہ نام ہے جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اس نام میں بھی اُس کا کوئی شریک نہیں، یہ نام بڑا عظیم ہے، اولیاءِ عظام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ یہی نام اسمِ اعظم ہے۔[2] حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔[3] حدیث شریف میں ہے کہ اسمِ اعظم اللہ کا وہ نام ہے کہ اس کے ذریعے جب اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے، اور جب اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا

---

[1] سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدَّعْوَاتِ، ح(۳۵۰۸)

[2] معارف القرآن ادریسی: ۱/ ۸

[3] شرح مشکل الآثار: ۱/ ۱۶۲

ہے۔[۱] لیکن اللہ تعالیٰ نے شبِ قدر کی تعیین اور جمعہ کے دن کی قبولیت کی گھڑی کی طرح اسمِ اعظم کو بھی بعض حکمتوں کی وجہ سے بندوں سے مخفی رکھا ہے، اگر اسمِ اعظم معلوم ہوجاتا تو بندے نادانی میں پتا نہیں کیا کیا چیزیں مانگ بیٹھتے اور اپنا بھی اور دوسروں کا بھی نقصان کرتے۔

اَلرَّحْمٰن اور اَلرَّحِیْم میں فرق

اَلرَّحْمٰن اور اَلرَّحِیْم دونوں میں رحمت کا معنی پایا جاتا ہے اور دونوں میں مبالغہ ہے، ہم اَلرَّحْمٰن کا ترجمہ کرتے ہیں 'بڑا مہربان' (The Most Beneficent) اور اَلرَّحِیْم کا 'نہایت رحم والا' (The Most Merciful)، جمہورِ علماء فرماتے ہیں کہ اَلرَّحْمٰن میں بہ نسبت اَلرَّحِیْم کے زیادہ مبالغہ ہے، یعنی اَلرَّحْمٰن میں رحمت کا معنی اَلرَّحِیْم کے مقابلے میں زیادہ پایا جاتا ہے، اَلرَّحِیْم کا معنی ہوگا 'زیادہ رحم کرنے والا' اور اَلرَّحْمٰن کا معنی ہوگا 'بہت زیادہ رحم کرنے والا'۔[۲] یا یوں کہئے کہ اَلرَّحِیْم مطلق انعام کرنے والے کو اور رحم کرنے والے کو کہیں گے اور اَلرَّحْمٰن اس رحم کرنے والے اور انعام کرنے والے کو کہیں گے کہ اس جیسا رحم اور انعام کرنے والا کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔

اَلرَّحِیْم تامُّ الرحمۃ ہے یعنی وہ ذات جس کی رحمت کامل اور مکمّل ہے، اور اَلرَّحْمٰن عامُّ الرحمۃ ہے یعنی وہ ذات جس کی رحمت ساری کائنات پر حاوی ہے، اب اَلرَّحْمٰن اس کو کہیں گے جو اپنوں پر بھی رحمت نچھاور کرتا ہے اور پرایوں پر بھی، اس کی رحمت سارے عالم اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اور ہوگا سب کو محیط ہے، اسی وجہ سے لفظِ اَلرَّحْمٰن بھی لفظِ اَللّٰہ کی طرح حق

---

[۱] سنن الترمذي، باب جامع الدعوات، ح(۳۵۴۴)

[۲] تفسیر ابن کثیر: ۱/۱۸۷

تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، جب کہ لفظِ اَلرَّحِیْم کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے بندوں پر بھی ہوسکتا ہے، قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے:

﴿بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

(رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ایمان والوں پر انتہائی شفیق، نہایت مہربان ہیں۔

اس لئے کہ ایک شخص کے لئے یہ تو ممکن ہے کہ وہ کسی اور پر اپنی حیثیت کے مطابق کامل رحمت کرے جب کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ پوری کائنات پر رحم کرے، یہ صرف حق تعالیٰ شانہ کی خصوصیت ہے۔[1]

اللہ کے سوا کسی اور کو اَلرَّحْمٰن وغیرہ کہنا جائز نہیں

یہاں یہ بات بھی عرض کرتا چلا جاؤں کہ اگر کسی کا نام عبد الرّحمٰن ہے تو اسے مختصر کرکے الرّحمٰن کہنا جائز نہیں ہے، یہ گناہ کا کام ہے، ہمارے یہاں لوگ عبد الخالق کو خالق، عبد الغفّار کو غفّار اور عبد الرّحمٰن کو رحمٰن کہہ کر پکارتے ہیں، یہ ناجائز ہے اور گناہ کا کام ہے۔[2] اس کا خیال رکھنا چاہئے اور دوسروں کو بھی متوجّہ کرکے اس گناہ سے بچانا چاہئے، پورا نام عبد الغفّار، عبد الرّحمٰن اور عبد الخالق بولنا چاہئے۔

اللہ کے ذاتی نام کے بعد مرتبہ اَلرَّحْمٰن نام کا ہے

اسماءِ حسنیٰ میں سب سے اونچا مرتبہ اسمِ اَلرَّحْمٰن کا معلوم ہوتا ہے۔[3] قرآن میں اللہ

---

[1] معارف القرآن: ۱/ ۶۷

[2] معارف القرآن: ۱/ ۶۷، آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲۶۸/۸

[3] معارف القرآن ادریسی: ۱/ ۸

تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ﴾ (بنی اسرائیل: ۱۱۰)

آپ فرمادیجئے کہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو۔

جس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے صفاتی نام بیان فرمائے ہیں، وہاں بھی اللّٰہ کے بعد سب سے پہلے الرحمن کا ذکر ہے۔[1] اسی طرح ایک حدیث میں ہے:

أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ[2]

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

عبداللہ میں لفظِ اَللّٰہ ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پہلے ذکر فرمایا، اور اس کے بعد اس نام کو ذکر فرمایا جس میں لفظِ اَلرَّحْمٰن ہے جو مرتبے میں لفظِ اَللّٰہ کے بعد سب سے بڑھا ہوا ہے۔

بسملہ میں ان تین ناموں کو ذکر کرنے کی حکمت

اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بسملہ میں ان تین ناموں کو کیوں ذکر فرمایا؟ علماء نے اس سلسلے میں ایک عجیب نکتہ بیان کیا ہے، وہ یہ ہے کہ انسان کی تین حالتیں ہیں: ایک یہ کہ وہ نہیں تھا پھر پیدا ہوا، اس کو عدم سے وجود ملا، وہ نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور اسے وجود عطا کیا، یہ پہلی حالت ہے، دوسری حالت یہ ہے کہ دنیا میں آنے کے بعد سے مرنے تک دنیا میں رہے گا جس کو ہم دنیوی زندگی کہتے ہیں، اور تیسری حالت یہ ہے کہ مرنے کے بعد ایک

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، ح(۳۵۰۷)

[2] سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في تغيير الأسماء، ح(۴۹۴۹)

اور زندگی ملے گی جس میں دنیا میں کیئے ہوئے کاموں کا اسے بدلہ ملے گا، نیک اعمال پر ثواب اور بُرے اعمال پر عذاب۔

بسملہ میں مذکور تین نام انسان کی ان تین حالتوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، پہلی حالت کی طرف لفظِ اَللّٰہ اشارہ کر رہا ہے، دوسری حالت کی طرف لفظِ اَلرَّحْمٰن اور تیسری حالت کی طرف لفظِ اَلرَّحِیْم۔

پہلی حالت یہ کہ جس چیز کا وجود بالکل نہ ہو اسے وجود بخشنا، یہ کام سوائے اللہ کے کون کرسکتا ہے؟ تخلیق، تکوین اور پیدا کرنے کا تعلّق صرف بارگاہِ اُلوہیت سے ہے، لفظِ اَللّٰہ سے اس کی طرف اشارہ ہوگیا کہ انسان اور کائنات کے ذرّے ذرّے کو پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔

اس کے بعد دوسری حالت دنیا کی زندگی ہے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنی عبادت کے لئے بھیجا ہے، دنیا اس کے لئے دارالامتحان ہے، شیطان انسان کا ازلی اور ابدی دشمن ہے جو اسے گمراہ کرنے کے لئے طرح طرح کے جال بچھاتا ہے، اور اس کے علاوہ نفسِ امّارہ کا مکر وفریب بھی ایک مستقل آزمائش ہے، کمزور انسان ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عمومی اور بہت زیادہ رحمت کا محتاج ہوتا ہے تاکہ شیطان اور نفس سے حفاظت ہوسکے، تو یہ دوسری حالت اَلرَّحْمٰن کی محتاج ہے جو بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے، اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں اور بے انتہاء رحمت شاملِ حال نہ رہی تو مجاہدہ اور عبادت وریاضت کے بعد بھی شیطان ورغلا کر ایمان سے محروم کرسکتا ہے، اسی طرح یہ اَلرَّحْمٰن ہی ہے جو دنیا میں فرماں بردار اور نافرمان سب پر رحم کرتا ہے اور اپنوں اور پرایوں سب کی ضرورتیں پوری کرتا

ہے، مزید یہ کہ یہ اَلرَّحْمٰن ہی کی لا متناہی رحمتوں کا نتیجہ ہے کہ اس کے وجود کا انکار کرنے والے اور اس کے ساتھ شرک کرنے والے جب تک زندہ ہیں، جہنّم سے محفوظ ہیں اور اپنی اس بغاوت سے توبہ کر سکتے ہیں، یہ سب اَلرَّحْمٰن کی بے پایاں رحمتوں کا کرشمہ ہے۔

اخیر میں لفظِ اَلرَّحِیْم انسان کی تیسری حالت کی طرف اشارہ کر رہا ہے، وہ اس طرح کہ پہلے یہ بتلایا جا چکا ہے کہ اَلرَّحْمٰن میں بہ نسبت الرّحیم کے زیادہ مبالغہ ہے اور رحمت کا زیادہ معنی پایا جاتا ہے اور اَلرَّحِیْم میں رحمت کا معنی بہ نسبت اَلرَّحْمٰن کے کم پایا جاتا ہے، اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہوا کہ آخرت میں اَلرَّحِیْم اپنی رحمت صرف مؤمنوں پر نچھاور کرے گا، اور اَلرَّحِیْم چونکہ تامُّ الرحمۃ ہے اس لئے آخرت میں اس کی رحمت مؤمنوں پر تام، کامل اور بھرپور ہوگی۔[1]

آخرت کی بھرپور اور کامل کامیابی

اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کو یہ خوش خبری سنائیں گے:

أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ أَبَدًا[2]

میں تم پر اپنی رضامندی نچھاور کرتا ہوں، آج کے بعد تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جنّتیوں کے جنّت میں داخل ہوجانے کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے:

---

[1] معارف القرآن ادریسی: ۱/ ۱۰

[2] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب كلام الربّ مع اهل الجنة، ح(۷۵۱۸)

تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا أَزِیْدُکُمْ؟

کیا میں کچھ اور دوں؟

وہ کہیں گے:

أَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟

کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے؟ کیا آپ نے ہمیں جنّت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں جہنّم سے نجات نہیں دی؟

تب اللہ تعالیٰ اس پردے کو جو اپنے اور بندوں کے درمیان ہوگا اُٹھائیں گے اور بندے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ تمام نعمتوں میں بندوں کے نزدیک یہ نعمت سب سے زیادہ محبوب ومرغوب ہوگی۔[۱]

اس کامل رحمت کا ظہور آخرت میں صرف مؤمن کے ساتھ خاص ہوگا جس کی طرف اَلرَّحِیْم اشارہ کررہا ہے، معلوم ہوا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں انسان کی تین حالتوں کی طرف اشارہ ہے کہ عدم سے وجود میں لانے والا صرف اللہ ہے، اور دنیوی زندگی میں شیطان اور نفس سے بچا کر صراطِ مستقیم پر جمانے والا اور چلانے والا صرف اَلرَّحْمٰن ہے، اور آخرت میں اَلرَّحِیْم ہی تم پر ہر قسم کی نعمت اعلیٰ درجے کے کمال کے ساتھ نچھاور کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کا پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ہمیں ہر وقت اس حقیقت کی یاد دہانی کراتی رہتی ہے کہ پہلے تم کچھ نہیں تھے، اللہ تعالیٰ ہی نے محض اپنے فضل سے تمہیں پیدا کیا اور وجود دیا، اس کے

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب إثبات رؤیة المؤمنین في الآخرة ربّهم سبحانه وتعالی، ح(۲۹۷)

بعد دنیوی زندگی میں اَلرَّحْمٰن ہی کی مدد سے تم شیطان اور نفس کے مکائد سے محفوظ رہ سکو گے اور تمہاری دینی دنیوی ساری ضرورتیں اسی کی مدد سے پوری ہوں گی، اور پھر آخرت کی یاد دہانی کہ دیکھو! ایک دن آنے والا ہے جب اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا اور آخرت کی طرف کوچ کرنا ہوگا، وہاں کامل درجے کی نعمتوں سے وہی سرفراز ہوگا جو اَلرَّحِیْم کی فرماں برداری کرکے اس کے ساتھ اپنا تعلّق مضبوط رکھے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پورے قرآن کا خلاصہ

بعض علماء نے ایک اور نکتہ بیان کیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ ان تین ناموں کی وجہ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پورے قرآن کا خلاصہ ہے، اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی ہر سورت میں تین مضامین بیان کئے ہیں؛ توحید، رسالت اور معاد یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، کبھی اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصّہ سنا رہے ہیں تو کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا، کبھی جنّت کا تذکرہ کررہے ہیں تو کبھی جہنّم کا، کبھی وعدہ ہے تو کبھی وعید، کبھی کوئی مثال بیان کی جارہی ہے تو کبھی حاکمانہ خطاب، ان سب کا مقصد یہ سمجھانا ہے کہ توحید بھی برحق ہے، رسالت بھی برحق ہے اور مرنے کے بعد کی زندگی بھی برحق ہے۔

پورے قرآن میں یہ تین مضامین بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، اور یہی تین مضامین سورۂ فاتحہ میں بھی بیان کئے گئے ہیں، اس طرح سورۂ فاتحہ پورے قرآن کا خلاصہ ہوئی، اور اسی وجہ سے اس کا ایک نام 'اُمُّ الکِتَاب' یعنی کتابُ اللہ کا خلاصہ ہے، ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ میں اللہ تعالیٰ کی توحید ہے، ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ سے آخرت کی زندگی کی طرف اشارہ ہے اور ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ سے رسالت کی

طرف اشارہ ملتا ہے، اس لئے کہ اس میں اس راستے کی ہدایت طلب کی گئی ہے جس کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے رسولوں اور نبیوں کو بھیجا گیا، انہی تین مضامین کی طرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں بھی اشارہ ملتا ہے، اس اعتبار سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بھی پورے قرآن کا خلاصہ ہوگئی۔

اب سوال یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں یہ تین مضامین کہاں ہیں؟ اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کو عدم سے وجود میں لانے کا کام صرف وہی کر سکتا ہے جو تمام کمالات سے متّصف ہو اور ہر نقص سے پاک ہو، اور وہ ذات صرف اور صرف اللہ ہی کی ہے، اللہ تعالیٰ تمام صفاتِ کمال کا جامع ہے اور تمام نقائص سے پاک ہے، اس سے اُلوہیت اور توحید کی طرف اشارہ ہوگیا، اس لئے کہ اِلٰہ اور معبود ہونے کے لائق وہی ذات ہے جو تمام کمالات کی جامع اور تمام نقائص سے پاک ہو، اس کے بعد رسالت، دنیا میں آنے کے بعد بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے کاموں کو کرے اور ناراض کرنے والے کاموں سے بچے، اس کے لئے رہنمائی کی ضرورت ہے، پھر رہنمائی کے بعد صراطِ مستقیم پر چلنے میں ایک طرف سے شیطان حملہ کرتا ہے تو دوسری طرف سے نفسِ امّارہ، یہ اَلرَّحْمٰن عمومی رحمت والے اللہ کی رحمت ہی کا نتیجہ ہے کہ اس نے انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں انسانوں کی رہنمائی کے لئے بھیجا ہے، اس سے رسالت ثابت ہوگئی، اور اَلرَّحِیْم سے آخرت کی طرف اشارہ ہوگیا جیسا کہ پہلے گزرا، خلاصہ یہ کہ لفظِ اَللّٰہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید یاد دلائی جارہی ہے، اور اَلرَّحْمٰن سے انبیاء علیہم السلام کی رسالت اور اَلرَّحِیْم سے آخرت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں ان تینوں مضامین کی طرف اشارہ ہے، اور قرآن کی ہر سورت میں بھی ان تینوں مضامین کا ذکر ہے، کسی جگہ اجمالاً تو کسی جگہ تفصیلاً، اسی وجہ سے ہر

سورت کے شروع میں بطورِ تمہید بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کو مسنون قرار دیا تاکہ بندہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر یہ سمجھ لے کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان ہوگی، نبی ﷺ کی رسالت بیان ہوگی اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کا ثبوت بیان ہوگا۔[1]

ہر کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰه

آپ ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ کاموں کو شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے تھے اور بِسْمِ اللّٰه پڑھتے تھے، نبی ﷺ نے اس کی جگہ جگہ تاکید بھی فرمائی ہے، قرآن اور احادیث سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے:

- کشتی میں سواری کرو تو کہو:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا﴾ (ھود:۴۰)

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔

- جانور ذبح کرو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کرو:

﴿فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ (الانعام:۱۱۸)

اس جانور میں سے کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے۔

- سونے سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کا نام لو:

أَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا[2]

اے اللہ! تیرے ہی نام پر مجھے مرنا اور جینا ہے۔

---

[1] معارف القرآن: ۱/ ۱۲

[2] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب السؤال باسماء الله تعالى والإستعاذة بها، ح(۶۳۱۴)

• بتّی بُجھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر:

وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ[1]

بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر اپنی بتّی کو بُجھاؤ۔

• مشکیزے کا منہ باندھو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر:

وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ[2]

بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر اپنے مشکیزے کو باندھو۔

• برتن کو ڈھانکو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر:

وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ[3]

بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر اپنے برتن کو ڈھانکو۔

• کھانا شروع کرو تو بِسْمِ اللّٰہ پڑھو، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ[4]

اے منّے! بِسْمِ اللّٰہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

آپ نے دیکھ لیا کہ ہر چھوٹے بڑے کام میں بِسْمِ اللّٰہ کی تلقین اور ترغیب دی جارہی ہے۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، ح(۳۲۸۰)

[2] صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، ح(۳۲۸۰)

[3] صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، ح(۳۲۸۰)

[4] صحيح البخاري، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ح(۵۳۷۶)

بِسْمِ اللّٰہ، شیطان سے حفاظت

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازہ بند کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی تعلیم دی اور اس کا بہت بڑا فائدہ بتلایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

أَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا[1]

بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر اپنے دروازے کو بند کرو، اس لئے کہ شیطان بِسْمِ اللّٰہ سے بند کئے گئے دروازے کو نہیں کھول سکتا۔

بِسْمِ اللّٰہ کی برکت سے نیک اولاد

میاں بیوی کے تعلّق کے وقت بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف متوجّہ کیا گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا سکھلائی:

بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور رکھ اور ہماری اس اولاد سے بھی جو تو ہمیں نصیب کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دعا کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہم بستری سے پہلے اس کو پڑھتا ہے اور اس کے نتیجے میں اولاد ہوتی ہے تو شیطان کبھی بھی اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔[2] سبحان اللہ! کتنا بڑا فائدہ ہے اللہ تعالیٰ کے نام کا! ہماری اولاد کے دینی مستقبل کی حفاظت کے لئے کتنی آسان تدبیر ہے، مگر افسوس کہ ہم ان نبوی نسخوں سے فائدہ نہیں اُٹھاتے، اگر ہم نقصان اُٹھاتے ہیں اور محروم رہتے ہیں تو ہمارا ہی قصور ہے۔

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الأشربة، باب في إيكاء الآنية، ح(۳۷۳۱)

[2] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا أتى أهله، ح(۶۳۸۸)

بِسْمِ اللّٰہ، شریر جنّات سے پردہ

بیتُ الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بھی بِسْمِ اللّٰہ پڑھو، اس کا بھی بہت بڑا فائدہ ہے کہ تمہارے اور شریر جنّات کے درمیان بِسْمِ اللّٰہ پردے کا کام دیتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

سِتْرُ مَا بَيْنَ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ[1]

بیتُ الخلاء میں جنّات اور انسانوں کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ بیتُ الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ کہے۔

آدمی جب بیتُ الخلاء میں داخل ہوتا ہے تو شریر جن اس کے ستر کی طرف دیکھتے ہیں، ان سے بچاؤ کے لئے بِسْمِ اللّٰہ پردہ اور آڑ ہے، میرے بھائیو! جگہ جگہ بِسْمِ اللّٰہ کی تاکید بھی ہے اور اس کے بڑے بڑے فوائد بھی مذکور ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم شفا بھی ہے

ایک مرتبہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر درد کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ تَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ[2]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ح(۲۹۷)

[2] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، ح(۲۲۰۲)

اپنے ہاتھ کو اپنے جسم کے اس حصّے پر رکھو جہاں درد ہے اور تین دفع بِسْمِ اللّٰہ کہو اور اس کے بعد سات مرتبہ کہو:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ

اللہ کی اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے میں محسوس کر رہا ہوں اور جس (کے بڑھ جانے) سے میں ڈرتا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰہ، جہنّم کے فرشتوں سے حفاظت کا سامان

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے زبانیہ یعنی جہنّم پر ذمّہ دار انّیس (۱۹) فرشتوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ وہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کے ذریعے اس کے لئے ہر فرشتے سے حفاظت کے لئے ایک ڈھال بنائے۔[1]

میرے بھائیو! یہ چھوٹا سا جملہ ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں بڑی برکت اور بڑی تاثیر رکھی ہے، اس لئے آج پکّا ارادہ کر لیجئے کہ ان شاء اللہ ہر چھوٹے بڑے کام کو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ ضرور پڑھیں گے۔

ایک عجیب واقعہ

ایک غیر مسلم لڑکی نے اسلام قبول کر لیا، بِسْمِ اللّٰہ کے فضائل جب اسے معلوم ہوئے تو اس نے اپنا معمول بنا لیا کہ جب بھی وہ کوئی کام کرتی تو بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کرتی، اس کا باپ بادشاہ کے مصاحبوں میں سے تھا، ایک دن اس نے سن لیا، وہ کب اسلام کو چاہتا تھا؟ وہ

[1] تفسیر القرطبي: ۱/ ۱۴۳

بہت غصّہ ہوا اور لڑکی کو ڈرایا دھمکایا، مگر لڑکی جمی رہی اور اس نے اپنے اسلام کا اعلان کر دیا، باپ سے جب کچھ نہ ہوسکا تو بیٹی کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، ایک سازش کے تحت اس نے بیٹی کو شاہی انگوٹھی دی اور کہا کہ اسے حفاظت سے رکھنا۔ لڑکی نے عادت کے مطابق بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر وہ انگوٹھی اپنے جیب میں رکھ دی، رات کے وقت جب لڑکی نیند میں تھی تو باپ نے وہ انگوٹھی نکال کر ندی میں پھینک دی تاکہ اس انگوٹھی کے نہ ملنے پر موت کی سزا دی جائے۔

دوسرے دن صبح ایک شخص نے آ کر لڑکی کے باپ کو ہدیے میں مچھلی دی، اس نے لڑکی کو مچھلی دے کر پکانے کو کہا، مچھلی ناشتے کے لئے تیار کی گئی، باپ نے ناشتے سے فارغ ہو کر لڑکی سے انگوٹھی مانگی، لڑکی نے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر اپنے جیب سے نکال کر باپ کے ہاتھ میں رکھ دی، وہ دیکھ کر حیران رہ گیا، پوچھنے پر لڑکی نے بتلایا کہ جب میں نے عادت کے مطابق بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر مچھلی کو کاٹا تو اس کے پیٹ سے یہ انگوٹھی نکلی، میں سازش کو سمجھ گئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے اس انگوٹھی کو اپنے جیب میں رکھ دیا اور آپ کے مطالبہ کرنے پر پیش کر دیا۔ ابّا جان! آپ نے مجھے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا، مگر میرے اللہ نے مچھلی کے ذریعے وہ انگوٹھی مجھے واپس پہنچادی۔ اس کرامت اور نصرتِ خداوندی کو دیکھ کر باپ بھی مسلمان ہوگیا۔[۱]

یہ ہے بِسْمِ اللّٰہ کی برکت، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے ہر چھوٹے بڑے کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھا کریں، اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

---

[۱] برکاتِ دعا، ص: ۷۰۷

بِسْمِ اللّٰہ کی برکت سے مغفرت

علّامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ رہا ہے، آپ نے فرمایا:

جَوِّدْھَا

اسے عمدہ کتابت سے لکھو۔

فَاِنَّ رَجُلاً جَوَّدَھَا فَغُفِرَ لَہٗ

اس لئے کہ ایک شخص نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو عمدہ تحریر سے لکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔[۱]

بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

اللہ تعالیٰ کے نام میں بڑی برکت ہے، جو بھی اس کا احترام کرے گا وہ محترم ہو جائے گا، بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو کون نہیں جانتا؟ بڑے صاحبِ تقویٰ بزرگ ہیں، آپ شروع میں دین دار نہیں تھے، ایک دن کہیں جا رہے تھے، راستے پر ایک کاغذ پر نظر پڑی، اس کو اُٹھایا تو اس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا ہوا تھا، آپ نے اس کو صاف کر کے جیب میں رکھ لیا، اس وقت آپ کے پاس صرف دو درہم تھے، اس سے خوشبو خرید کر اس کاغذ کو معطّر کیا اور گھر آ کر طاقچے میں رکھ دیا، رات کو جب سوئے تو خواب میں دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کہنے والا کہہ رہا ہے:

یَا بِشْرُ!

اے بشر!

---

۱ تفسیر القرطبي: ۱/۱۴۲

رَفَعْتَ اِسْمَنَا عَنِ الطَّرِیْقِ وَطَیَّبْتَہٗ

تو نے میرے نام کو زمین پر سے اُٹھالیا اور اسے معطّر کیا، اس پر خوشبو لگائی۔

لَاُطَیِّبَنَّ اِسْمَکَ فِيْ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ

میں تیرے نام کو دونوں جہان میں چار چاند لگاؤں گا اور اس کی خوشبو کو عام کروں گا۔

جب نیند سے بیدار ہوئے تو ہر ناجائز لذّت سے دل ہٹ چکا تھا، ہر چیز سے توبہ کر لی اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہ گئے۔[۱] اور جو بشارت خواب میں ملی تھی کہ دنیا اور آخرت میں تیرے نام کو چار چاند لگاؤں گا وہ پوری ہو کر رہی، آج دیکھ لیجئے کہ دنیا میں کتنا احترام ہے! علماء اور صلحاء منبر سے ان کا ذکر کرتے ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نام کے ساتھ کامل تعلّق نصیب فرمائیں، زبان کو اس سے تروتازہ رکھیں، اس کی حلاوت اور شیرینی نصیب فرمائیں، دل کو اس سے منوّر اور دماغ کو معطّر رکھیں، اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنِ کریم کی اور علمِ نبوّت کی قدردانی نصیب فرمائیں اور اس کی برکات سے ہمیں مستفیض فرمائیں، اس کی عظمت ہمارے دلوں میں بسائیں اور آخرت میں ہمارے لئے نجات کا ذریعہ بنائیں، قرآن کو پڑھنے کی، سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔(آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ

---

[۱] حلیة الأولیاء: ۸/۳۳۶

ماخذ ومراجع

شمار	کتاب	مصنّف/مرتّب	ناشر
۱	صحيح البخاري	الإمام البخاري	دار التأصيل،مصر
۲	صحيح مسلم	الإمام مسلم	دار التأصيل،مصر
۳	سنن أبي داود	الإمام أبو داود السجستاني	مؤسسة الريّان،بيروت
۴	سنن الترمذي	الإمام أبو عيسٰى الترمذي	دار التأصيل،مصر
۵	سنن ابن ماجه	الإمام ابن ماجه القزويني	دار التأصيل،مصر
۶	شرح مشكل الآثار	الإمام الطحاوي	مؤسسة الرسالة،بيروت
۷	حلية الأولياء	العلّامة أبو نعيم الأصبهاني	دار الفكر،بيروت
۸	تفسير القرطبي	الإمام القرطبي	مؤسسة الرسالة،بيروت
۹	تفسير ابن كثير	الإمام ابن كثير	دار الإبن الجوزي،الدمام
۱۰	الإتقان في علوم القرآن	الإمام السيوطي	مركز الدراسات القرآنية، المدينة المنوّرة
۱۱	الإختيار لتعليل المختار	الإمام عبد الله الموصلي	دار الرسالة العالمية،دمشق
۱۲	إحكام القنطرة في أحكام البسملة	العلّامة عبد الحي اللكنوي	مؤسسة الرسالة،بيروت
۱۳	معارف القرآن	حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی	ادارۃ المعارف، کراچی
۱۴	معارف القرآن ادریسی	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی	مکتبۃ المعارف، سندھ
۱۵	برکاتِ دعا	حضرت مولانا ایوب سورتی	ادارہ ہاشمی، باٹلی، یوکے